Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

An Introductory and Stylistic Analysis of Arabic Annotations on Hadith Literature by the Scholars of Multan

کتب حدیث پر ملتان کے علماء کی عربی تعلیقات کا تعارفی واسلوبیاتی جائزہ

Authors Details

1 .Muhammad Nazeer (Corresponding Author)

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan. guv0516@gudgk.edu.pk

2 .Dr. Ashfaq Ahmed

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

Citation

Nazeer, Muhammad, and Dr. Ashfaq Ahmed. "An Introductory and Stylistic Analysis of Arabic Annotations on Hadith Literature by the Scholars of Multan." *Al-Marjān Research Journal* 3, no. 2 (April–June 2025): 167–186.

Submission Timeline

Received: Feb 25, 2025
Revised: Mar 09, 2025
Accepted: Mar 28, 2025
Published Online: April 18, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

An Introductory and Stylistic Analysis of Arabic Annotations on Hadith Literature by the Scholars of Multan

کتب حدیث پر ملتان کے علماء کی عربی تعلیقات کا تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ

☆ محمد نذیر ☆ ڈاکٹر اشفاق احمد

Abstract

The Hadith stands as the second principal source of Islamic law after the Qur'an and has been meticulously preserved and transmitted by generations of scholars. Muslim muhaddithin dedicated their lives to the collection, authentication, organization, and explanation of Hadith, employing diverse methodological approaches that gave rise to distinct literary genres such as Jāmiʿ, Ṣaḥīḥ, Sunan, Muʿjam, Musnad, and Ajzāʾ. In addition to verifying the authenticity of Hadith, these scholars also produced commentaries (shurūḥ), marginal notes (ḥawāshī), and annotations (taʿlīqāt) to enhance understanding and accessibility for students and scholars alike. This paper explores a lesser-studied yet significant regional contribution to Hadith scholarship by focusing on the academic efforts of scholars from the Multan Division in Punjab, Pakistan. It provides a critical and stylistic overview of their Arabic annotations and marginalia on canonical Hadith texts. Some scholars have authored independent monographs on Hadith, while others have enriched classical compilations through extensive commentarial work. By analyzing these contributions, the study highlights the intellectual vitality and methodological diversity within regional Islamic scholarship, positioning it within the broader context of global Hadith studies.

Keywords: Hadith, Annotations, Multan Scholars, Arabic Marginalia, Regional Islamic Scholarship

تعارف موضوع

حدیث نبوی شریعت مطہرہ کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ ائمہ و محدثین کرام نے حدیث مبارکہ کی حفاظت اور اس کی تعلیم و ترویج میں اپنی زندگیوں کو صرف کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے متعدد اسلوب و مناہج سے احادیث کو مرتب کیا۔ جوامع، صحاح، سنن، معاجم و مسانید اور اجزاء و اطراف کی اصناف محدثین کرام کی کاوشوں کے نتیجہ میں وجود میں آئیں۔ محدثین اور اہل علم نے جہاں احادیث مبارکہ کو صحت و سقم کا لحاظ رکھ کر محفوظ کیا وہیں انہوں نے احادیث مبارکہ کی توضیح و تبیین کے لیے شروحات، حواشی اور تعلیقات بھی مرتب کیں تاکہ لوگوں کے لیے احادیث مبارکہ کی تفہیم آسان ہو جائے اور وہ ان میں وارد مسائل و امور کو باآسانی سمجھ سکیں۔ ہر عہد و زمانہ کے علماء نے شروحات حدیث کے ضمن میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کی ملتان ڈویژن کے علماء نے بھی حدیث نبوی کی تشریح، تبیین و توضیح کے لیے مختلف نوعیت کی خدمات سرانجام دیں۔ بعض علماء نے کتب حدیث و اجزاء وغیرہ پر حواشی و تعلیقات مرتب کی ہیں۔ جب کہ بعض نے حدیث ہی کی بابت مستقل

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان، پاکستان۔

تصانیف لکھی ہیں۔ ذیل کی سطور میں ملتان ڈویژن کے اہل علم کی کتب احادیث پر مرتب کردہ عربی تعلیقات و حواشی کا مختصر تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

1۔انعام المنعم الباري بشرح ثلاثيات البخاري:

صحیح البخاری کا مقام و مرتبہ کتب احادیث میں اعلیٰ اور اجل ہے۔ کثیر تعداد میں محدثین وائمہ نے اس پر مختلف انواع کے ضمن میں کام سرانجام دیا ہے۔ بعض علمائے حدیث نے مکمل کتاب کی شروحات مرتب کی ہیں، مثلاً: امام قسطلانیؒ کی **"ارشاد الساری"** اور امام ابن حجر العسقلانیؒ کی **"فتح الباری"** صحیح بخاری کی مکمل شروحات میں سے اہم شروح ہیں۔ جب کہ بعض اہل علم نے صحیح بخاری میں موجود کتب، ابواب یا پھر اس کی بعض مرویات کی شروحات بھی مرتب کی ہیں۔

ان میں سے ایک کتاب **"انعام المنعم الباری بشرح ثلاثیات البخاری"** ہے۔اس میں صحیح بخاری کی فقط ان مرویات کی شرح کی گئی ہے کہ جن میں نبی مکرم ﷺ اور امام بخاریؒ کے درمیان فقط تین واسطے / رواۃ موجود ہیں۔

مؤلف کا تعارف:

اس کتاب کے مؤلف شیخ عبد الصبور بن شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ ہیں۔ آپ کی پیدائش 15 جمادی الآخر، 1330ھ میں ملتان میں ہوئی۔ آپؒ نے حفظ قرآن اور ابتدائی فارسی و درسی کتب کے علاوہ عربی لغت، عربی ادب اور صحاح ستہ اپنے والد محترم کے پاس پڑھیں۔ آپؒ نے فقط 19 برس کی قلیل عمر پائی اور 19 صفر، 1349ھ میں خالق حقیقی سے جاملے۔

کتاب کا مختصر تعارف:

یہ کتاب "اداره البحوث الاسلاميه والدعوة والافتاء"، مطبع جامعہ سلفیہ، بنارس، ہندوستان سے 1979ء میں عربی زبان میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب ستاسی (87) صفحات پر محیط ہے۔ یہ کتاب مولفؒ نے اس وقت تالیف کی کہ جب وہ اپنے والد شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ پر صحیح بخاری کی قرأت کررہے تھے۔ اس کتاب کے اختتام پر مؤلف نے ثلاثیات بخاری میں امام بخاریؒ کے شیوخ اور پھر اِن شیوخ کے شیوخ کا جامع تذکرہ بھی پیش کیا ہے۔

کتاب کا اسلوب:

صحیح البخاری میں امام بخاریؒ بائیس (22) ایسی روایات لائے ہیں کہ جن میں نبی کریم ﷺ اور امام بخاریؒ کے درمیان فقط تین رواۃ کا واسطہ موجود ہے۔ علم حدیث میں عالی سند ایک خاص امتیاز رکھتی ہے اور محدثین کرام کے ہاں اس کی از حد اہمیت ہے۔ عالی سند کو حاصل کرنے کے لیے ائمہ و محدثین کرام طویل اسفار کیا کرتے تھے تاکہ ان میں اور نبی کریم ﷺ کے قول مبارک میں فاصلہ کم سے کم ہوسکے۔ شیخ عبد الصبورؒ کی اس کتاب کی تصحیح و تسوید مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ نے کی اور آپؒ نے ہی اس کی طبع جدید کروائی تھی۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ اس کتاب کی تہذیب و تسوید سے رجب، 1346ھ بمطابق جنوری 1928ء میں فارغ ہوئے۔

شیخ عبد الصبورؒ نے اس تالیف میں درج ذیل منہج و اسلوب اختیار کیا ہے۔

* صحیح بخاری سے ثلاثی روایات کو بالترتیب ذکر کیا ہے۔
* امام بخاریؒ جس مقام پر اس ثلاثی روایت کو لائے ہیں، اس کی وضاحت کی ہے۔
* امام بخاریؒ کے شیوخ کے تراجم نقل کیے ہیں۔

* ہر حدیث کے ذیل میں جامع شرح ذکر کی ہے۔
* حدیث کے دیگر طرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔
* متن حدیث کے حوالہ سے کبار اہل علم کے اقوال ذکر کیے ہیں۔
* مصطلحات حدیث کے ضمن میں اشعار سے استدلال کیا ہے۔
* شرح میں معروف شارحین جیسے امام ابن حجر العسقلانی، امام قسطلانی، ابو عبد اللہ محمد التاودی اور ابو الحسن السندی رحمہم اللہ وغیرہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

ایک مثال ملاحظہ ہو: صحیح البخاری کی پہلی ثلاثی روایت درج ذیل ہے:

”حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“ [1]

”ہمیں مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، وہ سلمہ بن عمرو بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے میری طرف نسبت کر کے وہ کہا جو کہ میں نے نہیں کہا، پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“

یہ صحیح بخاری سے پہلی ثلاثی روایت ہے۔ اس روایت کو مولانا عبد الصبورؒ اپنی کتاب میں ابتداءً لائے ہیں اور بعد ازاں اس کی جامع شرح ذکر کی ہے۔ مثلاً مؤلفؒ صحیح بخاری سے اس کی تخریج ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وقد اخرج البخاریؒ في الربع الثالث من الجزء الاول في كتاب العلم، في باب إثم من كذب على النبیﷺ“ [2]

”اور یقیناً اسے امام بخاریؒ نے جزء اول کے تیسرے ربع میں "کتاب العلم، باب: نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے کا گناہ" کے ذیل میں نقل کیا ہے“

اسی طرح مولانا عبد الصبور مذکورہ روایت کے دیگر طرق کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

”وقال ابن مندة : رواه اكثر من ثمانين ، وقال ابو موسیٰ المدینی: یرویه نحو مائة من الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین ، ونقل الووی انه جاء عن مائتین۔ ولكثرة طرقه اطلق علیه غیرواحد أنه متو اتر“ [3]

---

[1]۔ Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ* (Bayrūt: Dār Ṭawq al-Najāh, 2001), ḥadīth no. 109.

[2]۔ Multānī, ‘Abd al-Ṣabūr, *In‘ām al-Mun‘im al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī* (Banāras, Hind: Maṭba‘ Jamā‘ah Salafiyyah, 1979), 1:1.

[3]۔ Multānī, ‘Abd al-Ṣabūr, *In‘ām al-Mun‘im al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*, 1:2.

"ابن مندہؒ کہتے ہیں: اس روایت کو اسّی سے زائد رواۃ نے بیان کیا۔ اور ابو موسیٰؒ کہتے ہیں: ایک سو سے زائد صحابہ کرام نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں: یہ دو سو رواۃ سے نقل ہوئی ہے۔ اس کے طرق کی کثرت کی وجہ سے متعدد نے اسے متواتر حدیث قرار دیا ہے"

درج بالا اقتباس میں مولانا عبد الصبورؒ نے مختلف ائمہ کے اقوال نقل کر کے اس حدیث کا متواتر ہونا ثابت کیا ہے۔ اسی طرح مؤلف رواۃ کی بابت بھی وضاحت درج کرتے ہیں۔ مثلاً: درج بالا سند کے رجال کی وضاحت کی بابت آپ لکھتے ہیں:

"المکی بن ابراہیم ، أي البلخی - قوله (حدثنا یزید بن إبی عبید) بضم العین، الاسلمی مولی سلمة بن الاکوع، المتوفی سنة بضع و اربعین مائة- قوله (عن سلمة) بفتح السین واللام ، ابن الأکوع الأسلمی" [4]

درج بالا اقتباس میں مولف نے درج ذیل طریقہ سے رجال سند کی وضاحت کی ہے:

* مکی بن ابراہیم کا لقب "البلخی" ذکر کیا۔

* یزید بن ابی عبید کے بیان میں عبید کا تلفظ اور اعراب واضح کیا اور ساتھ یہ ذکر کیا کہ ان کا لقب اسلمی ہے اور یہ سلمہ بن اکوع کے غلام ہیں۔

* "سلمہ" کا تلفظ اور اعراب واضح کیا کہ اسے سین اور لام کے فتحہ کے ساتھ ادا کرنا ہے اور ذکر کیا کہ یہ ابن الاکوع ہیں۔

اسی طرح آپ ائمہ لغت سے بھی کسی لفظ کی بابت توضیح کے ذکر کو اپنی شرح کا حصہ بناتے ہیں۔ مثلاً: صحیح البخاری کی درج ذیل ثلاثی روایت ملاحظہ ہو:

"حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: «نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ" [5]

"ہمیں خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، انہیں عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: پردے کی آیت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کی دعوت کی۔ اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج پر فخر کیا کرتی تھیں۔ اور فرمایا کرتی تھیں: کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کرایا ہے"

اس روایت کے دیگر طرق میں "فوق السماء" کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ درج بالا حدیث کی شرح میں مؤلفؒ یہ بحث لائے ہیں کہ امام کرمانیؒ کے نزدیک "فی السماء" سے مراد اللہ عزوجل کی ذات کا علو اور اشرف ہونا مراد ہے۔ اسی طرح آپؒ نے "فوق" کی بابت امام راغب اصفہانی کی درج ذیل توضیح نقل کی ہے، آپ رقمطراز ہیں:

"قال الراغب: ولفظ فوق تستعمل في الزمان والمكان والجسم والعدد و المنزلة والقهر، من فوقكم او من تحت ارجلكم ، فوق اثنتين ، بعوضة فما فوقها، ورفعنا بعضكم فوق بعض ، والذين اتقوا فوقهم يوم القيامة، يخافون ربهم من فوقهم" [6]

---

[4]- Multānī, ʻAbd al-Ṣabūr, *Inʻām al-Munʻim al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*, 1:4.

[5]- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 7421.

مولانا عبد الصبورؒ نے امام راغب اصفہانیؒ کی "فوق" کے ضمن میں طویل بحث کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البتہ امام راغب اصفہانیؒ نے "فوق" کے چھ معانی مع قرآنی امثلہ کے ذکر کیے ہیں۔ وہاں تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔[7] درج بالا اقتباس میں مؤلفؒ نے ذکر کیا کہ لفظ فوق: زمان و مکان، جسم، عدد، مقام و منزل اور قہر و غلبہ وغیرہ کے معنیٰ میں مستعمل ہے اور پھر "مفردات القرآن" سے ان معانی کی قرآنی امثلہ بیان کی ہیں۔

مولانا عبد الصبورؒ نے ایک اسلوب اس کتاب میں یہ بھی اختیار کیا کہ آپ روایات کے دیگر طرق بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً: ام المؤمنین سیدۃ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح اور ولیمہ والی روایات کے دیگر طرق بھی آپ نے اپنی شرح میں نقل کیے ہیں کہ کون کون سے محدثین اس روایت کو اپنی کتب میں لائے ہیں، اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ان طرق کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔ مؤلفؒ نے شرح میں اس حدیث کے درج ذیل طرق بیان کیے ہیں:

* امام ابن سعد اس حدیث کو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے طریق سے لائے۔ مؤلفؒ نے امام ابن سعد کی نقل کردہ مکمل حدیث روایت کی ہے۔
* امام ابن شہاب زہریؒ اس حدیث کو سیدنا انس بن مالکؓ کے طرق سے لائے ہیں۔ اسے امام ابن حجرؒ نے بھی اپنی شرح میں بیان کیا ہے۔ مؤلفؒ نے بھی اس طرق کو مکمل نقل کیا ہے۔
* امام مسلم بن حجاجؒ اسے جعد بن عثمانؒ کے طریق سے لائے ہیں۔ انہوں نے بھی اس روایت کو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اخذ کیا ہے۔ ساتھ آپؒ نے روایت بھی شرح میں نقل کی ہے۔
* سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کا ایک طرق بطریق سلیمان بن مغیرہؒ بھی روایت کے ذکر سمیت نقل کیا کہ جسے امام مسلم بن حجاجؒ نے بھی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔[8]

مولانا عبد الصبورؒ نے اپنی اس شرح میں اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ ان اشعار کے نقل کرنے سے آپ دراصل کسی لغوی معنیٰ کی توضیح و بیان کی دلیل پکڑ رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً دیگر کبار ائمہ و محدثین کی طرح امام ابن بطالؒ نے بھی "استویٰ" کی بابت ایک طویل بحث نقل کی ہے کہ جو چار صفحات پر محیط ہے۔[9]

اس طویل بحث سے مولانا عبد الصبورؒ نے جو مقام نقل کیا ہے، اس میں امام ابن بطال معتزلہ کے ہاں استویٰ کے معنیٰ کی توضیح کے لیے شعر بھی بطور دلیل کے لائے ہیں: آپ نے شرح میں درج ذیل مقام ابن بطال کی شرح سے نقل کیا ہے:

"واختلف الناس فی الاستواء: فقالت المعتزلة: معناه الاستيلاء بالقهر والغلبة، واحتجوا بقول الشاعر: قد استوى بشر على العراق   من غير سيف ودم مهراق"[10]

[6]- Multānī, ʻAbd al-Ṣabūr, *Inʻām al-Munʻim al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*, 1:63.

[7]- Al-Iṣfahānī, Ḥusayn ibn Muḥammad Rāghib, *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur'ān* (Bayrūt: Dār al-Qalam, 1991), 648.

[8]- Multānī, ʻAbd al-Ṣabūr, *Inʻām al-Munʻim al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*, 1:64.

[9]- Ibn Baṭṭāl, ʻAlī ibn Khalaf, *Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī li-Ibn Baṭṭāl* (Riyāḍ: Maktabat al-Rushd, 2003), 10:447–451.

یہاں امام ابن بطالؒ نے ذکر کیا کہ معتزلہ کے نزدیک استویٰ قہر اور غلبہ کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور وہ اس کی لغوی دلیل درج بالا شعر سے لیتے ہیں۔

کتاب کے اختتام میں مولانا عبد الصبورؒ نے اپنی اس کتاب میں وارد ہونے والے رجال حدیث کے جامع تراجم ذکر کیے ہیں اور ان کی بابت ائمہ حدیث اور ائمہ جرح و تعدیل کی توثیق ذکر کی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے دو مباحث قائم کی ہیں۔ پہلی مبحث میں آپ ان ثلاثیات میں امام بخاریؒ کے اساتذہ و شیوخ کے تراجم لائے ہیں۔ یہ کل پانچ شیوخ ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ کی سند عالی ہوئی ہے:

1. مکی بن ابراہیمؒ
2. ابو عاصم النبیل الضحاکؒ
3. عصام بن خالدؒ
4. محمد بن عبد اللہ بن المثنیٰؒ
5. خلاد بن یحییٰؒ

جب کہ ان کے ذکر کے بعد مولفؒ نے ان شیوخ کے شیوخ کے تراجم ذکر کیے ہیں کہ جنہوں نے صحابہ کرام سے روایات اخذ کیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

1. یزید بن ابی عبیدؒ
2. حریز بن عثمانؒ
3. حمید الطویلؒ
4. عیسیٰ بن طہمانؒ

جب کہ اختتام میں آپؒ نے ثلاثیات بخاری کے رواۃ صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جامع تراجم نقل کیے ہیں۔ یہ کل گیارہ رواۃ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ سیدنا سلمۃ بن اکوع	2۔ سیدنا عبد اللہ بن بسر
3۔ سیدنا انس بن مالک	4۔ سیدۃ ہند بنت اسماء بن حارثہ
5۔ سیدۃ اسماء بن حارثہ	6۔ سیدنا انس بن النضر
7۔ سیدۃ الربیع بنت النضر	8۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف
9۔ غلام لعبد الرحمٰن بن عوف	10۔ سیدنا عامر بن الاکوع

11۔ ام المؤمنین سیدۃ زینب بنت جحش رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

[10]۔ Multānī, ʻAbd al-Ṣabūr, *Inʻām al-Munʻim al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*, 1:66.

2۔التعليقات على حاشية أبي الحسن السنديؒ:

کتب احادیث میں صحت و قوت کے اعتبار سے صحیح البخاری کے بعد دوسرا درجہ امام مسلم بن حجاجؒ کی "الجامع الصحیح" کو حاصل ہے۔ حسن ترتیب اور بہترین ابواب بندی کی وجہ سے بعض علماء حدیث اسے اولین درجہ بھی دیتے ہیں۔ امام نوویؒ نے صحیح مسلم کے تراجم ابواب قائم کیے ہیں۔ ہر عہد کے علماء نے صحیح مسلم کی شروحات کے حوالہ سے کام کیا ہے۔ مثلاً: ذیل میں صحیح مسلم کی بعض معروف شروحات ذکر کی جارہی ہیں۔

* المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج از امام شرف الدین النوویؒ
* الدیباج علی صحیح مسلم از امام جلال الدین السیوطیؒ
* فتح الملہم بشرح صحیح مسلم از مفتی شبیر احمد عثمانیؒ
* تحفۃ المسلم شرح صحیح مسلم از مولانا عبدالعزیز علوی ؒوغیرہ

اسی طرح متعدد علماء نے مختصر حواشی بھی صحیح مسلم پر ثبت کیے ہیں جیسا کہ امام ابو الحسن سندھیؒ کا عربی حاشیہ اس ضمن میں معروف ہے۔ اس مختصر حاشیہ کے بعض مقامات پر مولانا عبدالتواب محدث ملتانی نے تعلیقات درج کی ہیں جو کہ صحیح مسلم کے درسی نسخہ پر مطبوع ہیں۔ یہ تعلیقات عربی زبان میں ہیں اور مختصر ہیں۔

مؤلف کا تعارف :

مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ بن قمر الدین ماضی قریب کے مایہ ناز عالم دین اور محدث گزرے ہیں۔ آپ کا مسکن ملتان تھا کہ جہاں 31 اگست 1871ء کو آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے اور مسند احمد ابن حنبلؒ کے مرتب شیخ احمد بن عبد الرحمٰن البناء المصری کے تلمیذ رشید تھے۔ آپ نے اپنے علاقہ قدیر آباد، ملتان میں دینی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ "مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث" کے نام سے قائم کیا اور علمی تراث کی حفاظت وطباعت کے لیے "مکتبہ سلفیہ" قائم کیا۔ آپؒ نے قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا اور اس پر حواشی بھی لکھے تھے۔ آپؒ نے 29 مئی 1947ء کو وفات پائی۔[11]

تعلیق کا تعارف اور اسلوب:

یہ تعلیق صحیح مسلم کے بڑے سائز کے درسی نسخہ پر حاشیہ سندھیؒ کے ساتھ صفحہ کے دائیں اور بائیں لکھی ہوئی ہے۔ یہ درسی نسخہ عکسی نسخہ ہے کہ جس میں ہاتھ کی لکھائی ہے۔ امام ابو الحسن السندھیؒ کا یہ حاشیہ بھی مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ نے ہاتھ ہی سے نقل کر کے صحیح مسلم کے درسی نسخہ کے آخر میں شامل اشاعت کیا ہے۔ اس بابت مولانا لکھتے ہیں:

> **"نقلت هذه الحاشية من نسخة في مكتبة شيخ الاسلام عارف بك في المدينة المنورة حين اقامتي بها في المحرم من العام الخامس والاربعين من القرن الرابع عشر من الهجرة النبوية"**

اس اختتامی جملہ میں مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ نے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے حاشیہ سندھی مدینہ منورہ میں اپنی اقامت کے دوران شیخ الاسلام عارف بک کے مکتبہ میں موجود کسی نسخہ سے نقل کی اور پھر اسے صحیح مسلم کے آخر میں شامل اشاعت کیا۔ اس پر آپؒ نے مختلف مقامات پر مختصر

[11] ۔ Bhaṭṭī, Muḥammad Isḥāq, *Barsaghīr meṅ Ahl-i-Ḥadīth kī Awāliyāt* (Gujrānwālah: Dār Abī al-Ṭayyib, 2012), 1:45.

مگر ضروری تعلیقات درج کی ہیں۔ مثلاً: امام مسلمؒ "کتاب البر والصلة والآدب "کے ذیل میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت "باب بر الوالدين وانهما احق به" کے تحت ایک روایت لائے ہیں۔ روایت درج ذیل ہے:

"عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. وَزَادَ؛ فَقَالَ: نَعَمْ وَ أَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ" [12]

"ابو زرعہ سے مروی ہے وہ سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، پھر انہوں نے جریر کی حدیث کے مثل حدیث بیان کی، اور یہ اضافہ کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہاں، (تمہارے والد کی قسم)، تمہیں اس بارے ضرور خبر کی جائے گی"

اس پر امام ابوالحسن سندھی کے حاشیہ پر مولانا عبد التواب محدث ملتانی نے درج ذیل تعلیق درج کی:

"قوله فی الحدیث الثالث ، نعم و ابیک ، هذه الکلمة للتعجب لا للحلف ، ولهذا نظائر کثیرة فی کلام العرب ، و اکثر الناس یخطئون فی فهمها" [13]

یہاں مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے وضاحت کی کہ "نعم وابیک" کے الفاظ لغت عرب میں تعجب کے معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں نہ کہ قسم کے معنیٰ میں، اور اس معاملہ میں کثیر اہل علم سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے اس کا معنیٰ قسم مراد لیا ہے۔ آپ نے ساتھ یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی تائید میں کثیر کلام عرب سے ادلہ موجود ہیں کہ جہاں یہ لفظ تعجب کے لیے ہی استعمال ہوا ہے۔

اس قبیل کی مختصر تعلیقات حاشیہ سندھی پر مولانا عبد التواب محدث ملتانی ؒ نے درج کی ہیں اور یہ صفحات کے دائیں بائیں ہاتھ کی لکھائی سے درج ہیں۔

3۔تعلیق علی مسند عمر بن عبدالعزیزؒ:

مسند عمر بن عبد العزیزؒ کے مؤلف امام ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان الازدی الواسطی المعروف "ابن الباغندیؒ" ہیں۔ اس مسند کی تحقیق اور تخریج شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ نے کی اور ساتھ اس پر عربی زبان میں جامع حاشیہ بھی درج کیا اور آپ رحمہ اللہ نے اس حاشیہ کا نام "السمط الابریز" رکھا۔ اس پر مزید حاشیہ مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے درج کیا ہے۔ یہ حاشیہ عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب مع ان دو حاشیوں کے مکتبہ فاروقیہ ملتان سے اولاً 1340ھ میں طبع ہوئی اور اس کے بعد یہ کتاب نادر و نایاب ہو گئی اور اس کے نسخہ جات معدوم ہو گئے۔ بعد ازاں 1396ھ میں اس کتاب کو شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ کے پاس موجود نسخے کا عکس لے کر اور تہذیب و تسوید اور اغلاط کی اصلاح کر کے طبع کیا گیا۔ یہ طبع بھی قلمی و عکسی نسخہ ہے۔

اس مسند میں سیدنا عمر بن عبد العزیزؒ کے واسطہ سے مروی شدہ ستانوے (97) مرویات کو امام ابن الباغندیؒ نے جمع کیا ہے۔ یہ تعداد مکررات کے ساتھ ہے۔ جب کہ بغیر تکرار کے سیدنا عمر بن عبد العزیزؒ کی مرویات کی تعداد اس کتاب میں بیالیس (42) ہے۔

---

[12]۔ Muslim ibn Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ* (Turkiyyah: Dār al-Ṭibāʿah al-ʿĀmirah, 1916), ḥadīth no. 2548.

[13]۔ Multānī, ʿAbd al-Tawwāb, *Al-Taʿlīq ʿalā Ḥāshiyat Abī al-Ḥasan al-Sindī* (Multān: Maktabat Fārūqiyyah, n.d.), 430.

اس حاشیہ کے مؤلف شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ کا تعارف گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

کتاب کا تعارف اور اسلوب:

اس کتاب کے ناشر مولانا عبد المنعمؒ ہیں جو کہ مکتبہ فاروقیہ کے منتظم تھے۔ آپ مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ کے نسبی اور علمی وارث ہیں۔ یہ قلمی وعکسی نسخہ چوہتر (74) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کی ترتیب درج ذیل ہے۔

* صفحہ کے ابتدائی حصہ میں مسند عمر بن عبد العزیزؒ کا اصل متن ہے۔
* درمیانی حصہ میں "السمط الابریز" یعنی شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ کا حاشیہ ہے۔
* صفحہ کے آخری حصہ میں مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ کا حاشیہ ہے۔

کلمہ ناشر کے بعد مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے صاحب المسند جلیل القدر تابعی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے جامع احوال ذکر کیے ہیں اور اس ضمن میں آپ امام باقر رضی اللہ عنہ، امام مجاہدؒ، امام ذہبیؒ اور عمر بن منذرؒ کے اقوال اور اقتباسات لائے ہیں۔

مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے اپنے حاشیہ میں متعدد امور ذکر کیے ہیں۔ مثلاً:

* سند کے رجال کا مختصر تعارف ذکر کیا ہے۔
* بعض رجال کی جرح و تعدیل کی بابت ائمہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔
* مشکل الفاظ کی توضیح بیان کی ہے۔
* متن کے بعض الفاظ کی بابت لغوی بحث کی ہے۔
* بعض مقامات پر کسی مسئلہ کی تائید میں حدیث سے دلیل نقل کی ہے۔
* عصر حاضر میں عملی کمزوریوں کی اصلاح کی غرض سے بھی آپ بعض مقامات پر نصیحت کا انداز اختیار کرتے ہیں۔

مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ کے مسند عمر بن عبد العزیزؒ پر حاشیہ کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ اس کتاب کی فصل اول کا عنوان ہے: "احادیث عمر بن عبدالعزیزؒ عن عقبة بن عامر رضی الله عنه"۔ جب کہ ایک اور طبع میں اس باب کا عنوان: "ما اسند عمر بن عبدالعزیز عن عقبة بن عامر" ہے۔[14] اس باب کے ذیل میں مؤلف درج ذیل حدیث لائے ہیں:

"اخبرنا الشيخ الثقة ابوحفص عمر بن طبرزد ايده الله ، قال: اخبرنا ابوالمواهب احمد بن محمد بن عبدالملك بن ملوك---الخ"[15]

---

[14]۔ Al-Bāghandī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn Sulaymān, *Musnad Amīr al-Mu'minīn 'Umar ibn 'Abd al-'Azīz* (Dimashq: Mu'assasat 'Ulūm al-Qur'ān, 1983), 39.

[15]۔ Al-Bāghandī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn Sulaymān, *Musnad 'Umar ibn 'Abd al-'Azīz* (Multān: Maktabat Fārūqiyyah, 1976), ḥadīth no. 01.

یہ سند اس راوی کی مؤلف کتاب امام باغندیؒ تک ہے کہ جس نے اس مخطوط کو نقل کیا۔اس راوی اور امام باغندی کے مابین چار واسطے ہیں۔ یہ اضافہ فقط پہلی حدیث کی ابتداء میں ہے بعد کی تمام مرویات میں امام باغندیؒ کے ہی الفاظ سے سند کا آغاز ہو رہا ہے۔اس سند کے پہلے راوی ابو حفص پر مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے درج ذیل تعلیق درج کی ہے:

"ولد سنة 512 هـ في ذي الحجة و توفى سنة 607 هـ ببغداد فى رجب ، تفرد بالسماع من احمد بن ملوک الوراق" [16]

درج بالا تعلیق میں راوی کی بابت مولانا عبد التواب محدث ملتانیؒ نے درج ذیل امور ذکر کیے ہیں:

* ابو حفص عمر بن طبرزد کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات ذکر کی ہے۔
* راوی کی جائے پیدائش اور وفات کا مقام ذکر کیا ہے۔
* ساتھ یہ وضاحت کی کہ ابن ملوک سے روایات اخذ کرنے میں یہ راوی متفرد ہیں، یعنی ان کے علاوہ ابن ملوک سے کسی نے روایات کو بیان نہیں کیا۔

اسی طرح ایک اور مقام ملاحظہ ہو: امام باغندیؒ جمعہ کی اہمیت کی بابت ایک روایت لائے ہیں۔اس روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"عن طلحة ابن عبيدالله قال سمعت رسول الله ﷺ يقول على المنبر: الا ايها الناس توبوا الى ربكم قبل ان تموتوا و بادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشتغلوا، و صلوا الذى بينكم و بين ربكم عزوجل بكثرة ذكركم له و كثرة الصدقة فى السر والعلانية، تزهدوا و توجروا و تنصروا ، واعلموا ان الله تعالىٰ فرض عليكم الجمعه فى مقامى هذا و فى يومى حذا۔۔۔الخ" [17]

اس روایت کی سند کی بابت شیخ بدیع شاہ راشدی لکھتے ہیں:

"هذا هو السند بعينه المذكور قبله وهو ضعيف جدا" [18]

"یہ سند اسی طرح پیچھے مذکور ہے اور یہ سخت ضعیف ہے"

البتہ یہ متن درست ہے اور دیگر کتب میں وارد ہوا ہے، مثلاً: مسند عبد بن حمید میں یہ متن سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے وارد ہوا:

"حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى الطَّالْقَانِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ حمزة بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِهِ-: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوا إِلَيْهِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ، وَبِكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تؤجروا، وتنصروا، وترزقوا،

---

[16]۔ Multānī, ʻAbd al-Tawwāb, *Al-Taʻlīq ʻalā Musnad ʻUmar ibn ʻAbd al-ʻAzīz* (Multān: Maktabat Fārūqiyyah, 1976), ḥadīth no. 01.

[17]۔ Al-Bāghandī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn Sulaymān, *Musnad ʻUmar ibn ʻAbd al-ʻAzīz*, ḥadīth no. 90.

[18]۔ Rshidī, Badīʻ al-Dīn Shāh, *Al-Simṭ al-Ibrīz* (Multān: Maktabat Fārūqiyyah, 1976), 67.

واعملوا إِنَّ اللَّهَ عز وجل فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي عَامِي هَذَا، فِي شَهْرِي هَذَا، فِي سَاعَتِي هَذِهِ، فَرِيضَةً مَكْتُوبَةً۔۔۔الخ"[19]

اس کے علاوہ یہ روایت امام بیہقیؒ، امام ابن ابی حاتمؒ، امام ابن حبانؒ و دیگر محدثین کرام نے بھی بیان کی ہے۔ البتہ اس کی اسناد میں سقم برقرار رہا ہے۔ مسند عمر بن عبدالعزیزؒ میں اس حدیث کے ذیل میں مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ نے ان الفاظ "ان الله تعالى فرض عليكم الجمعة" پر درج ذیل تعلیق درج کی ہے:

"وفيه وعيد شديد على من ترك الجمعة تهاونا واعتقادا بعدم فرضيتها وقد ابتلى بهذا اقوام كثير من اهل العصر هذا فانا لله و انا اليه راجعون" [20]

یہاں آپ نے تعلیق درج کرتے ہوئے نصیحت کا انداز اختیار کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جو بندہ سستی کی وجہ سے یا جمعہ کو فرض نہ سمجھتے ہوئے ترک کر دے اس کے لیے حدیث میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ ساتھ آپ نے یہ ذکر کیا کہ اس زمانہ کے کثیر لوگ اس گناہ کبیرہ میں مبتلاء ہیں۔ اور پھر آپ نے اس پر تاسف و غم کا اظہار کرتے ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا ہے۔

اس حدیث کے اگرچہ طرق ضعیف ہیں لیکن جہاں تک جمعہ کی فرضیت کا تعلق ہے تو وہ متعدد صحیح مرویات سے ثابت ہے۔ اور انہی صحیح مرویات کو پیش نظر رکھ کر ہی مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ نے یہ تعلیق درج کی ہے اور اس کی سند کے ضعف کی بابت کوئی کلام ذکر نہیں کیا۔

4۔تحفة الملهم الباري في شرح ثمانيات البخاری:

جس طرح صحیح البخاری میں بائیس ثلاثی روایات موجود ہیں اور مختلف علماء نے ان کو الگ ذکر کر کے ان کی شروحات مرتب کی ہیں جیسا کہ گزشتہ سطور میں شیخ عبدالصبور بن شیخ عبدالتواب محدث ملتانیؒ کی شرح کا ذکر گزرا ہے، اسی طریق اور اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے ثمانیات بخاری پر بھی علماء نے کام کیا ہے۔ ثمانیات سے مراد وہ روایات ہیں کہ جن میں امام بخاریؒ اور نبی کریم ﷺ کے مابین آٹھ واسطے موجود ہیں۔ جن علماء نے ثمانیات بخاری پر کام کیا ہے ان میں سے ایک نام مولانا ابو عبداللہ ریاض احمد اثری حفظہ اللہ کا بھی ہے۔ آپ نے " تحفة الملهم الباري في شرح ثمانيات البخاری " کے عنوان سے ثمانیات بخاری کی شرح کا کام عربی زبان میں شروع کیا ہے۔ یہ ابھی نامکمل ہے اور مخطوط کی صورت میں ان کے ذاتی مکتبہ میں موجود ہے۔

مؤلف کا تعارف :

آپ کا مکمل نام ابو عبداللہ ریاض احمد بن محمد یوسف بن شرف الدین الاثری الدنیا فوری ہے۔ آپ کا آبائی علاقہ دنیاپور ہے۔ جبکہ آپ عرصہ دراز سے ملتان میں مقیم ہیں۔ یہاں آپ پہلے مرکز ابن القاسم الاسلامی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے، جب کہ ان ایام میں آپ جامعہ رحمانیہ، ملتان میں استاذ حدیث کے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔

[19]۔Al-Kusī, ‘Abd al-Ḥamīd ibn Ḥumayd, *Al-Muntakhab min Musnad ‘Abd ibn Ḥumayd* (Maktabat al-Sunnah, 1988), ḥadīth no. 1136.

[20]۔ Multānī, ‘Abd al-Tawwāb, *Al-Ta‘līq ‘alā Musnad ‘Umar ibn ‘Abd al-‘Azīz*, 67.

کتاب کا تعارف اور اسلوب:

مولانا ریاض احمد کا اسلوب اس شرح میں یہ ہے کہ آپ پہلے ثمانی روایت کی کتاب کا عنوان اور باب ذکر کرتے ہیں اور اس کے ذیل میں مکمل روایت بیان کرتے ہیں۔ بعد ازاں آپ کتاب کے عنوان کے حوالہ سے اہم اور ضروری لغوی بحث ذکر کرتے ہوئے اعراب کی وضاحت کرتے ہیں اور ائمہ لغت کے اقتباسات اور اقوال نقل کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کتاب کے عنوان کی وضاحت میں تفصیلی بحث درج کرتے ہیں۔

اس کے بعد آپ "توضیح ترجمۃ الباب" کا عنوان قائم کر کے مذکورہ باب کے عنوان کی بابت طویل توضیح ذکر کرتے ہیں اور اشکالات کو رفع کرتے ہیں اور پھر آپ مذکورہ حدیث کی شرح کے بیان کی طرف آتے ہیں اور رجال سند پر ائمہ جرح و تعدیل کا کلام نقل کرتے ہیں۔ آپ کی شرح کا نمونہ ملاحظہ ہو: مثلاً: کتاب العلم میں صحیح بخاری کی پہلی ثمانی روایت ہے۔ یہ روایت "کتاب العلم ، باب ما ذکر فی ذهاب موسیٰ فی البحر إلی خضر علیه السلام " کے ذیل میں وارد ہوئی ہے۔ شیخ ریاض احمد نے اس مکمل روایت کو ترجمۃ الباب کے ساتھ نقل کیا ہے: یہ روایت درج ذیل ہے:

> "حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ «أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ۔۔۔الخ" [21]

> "سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدنا حر بن قیس بن حصن الفزاری نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث کی، سیدنا ابن عباس نے فرمایا کہ خضر تھے۔۔۔۔ الخ"

یہ ایک طویل حدیث ہے۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے "علم" کی بابت مفصل بحث ذکر کی ہے۔ مثلاً:

> "فاعلم ان لفظ :کتاب، مرفوع ، لانه خبر مبتداء محذوف مضاف الی العلم ، والتقدیر : هذا کتاب العلم ، ای : فی بیان ما یتعلق به ۔ و انه قدم هذا الکتاب علی سائر الکتب التی بعده لان مدار تلك الکتاب کلها علی علم ، و انما لم یقدم علی کتاب الإیمان لأن الإیمان اول واجب علی المکلف او لانه افضل امور علی الاطلاق و اشرفها" [22]

درج بالا اقتباس ایک طویل اقتباس کا ابتدائی جزء ہے۔ اس میں مولف حفظہ اللہ نے بیان کیا کہ "کتاب العلم" میں لفظ کتاب لغوی طور پر مرفوع ہے کیونکہ یہ مبتداء محذوف "هذا" کی خبر ہے اور یہ آگے العلم کی طرف مضاف بھی ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے یہ ذکر کیا کہ امام بخاریؒ نے کتاب العلم کو بعد میں آنے والی تمام کتب سے اس لیے مقدم رکھا ہے کہ اس کتاب کا دارامدار علم پر ہی ہے۔ البتہ کتاب الایمان کو اس لیے امام صاحب پہلے لائے ہیں کہ وہ مکلف پر اولین واجب چیز ہے اور یہ کہ وہ علی الاطلاق افضل و اشرف معاملہ ہے۔

---

[21] - Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 73.

[22] -Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Tuḥfat al-Mulhim al-Bārī fī Sharḥ Thamāniyyāt al-Bukhārī* (manuscript, Multān, 2025), 2.

اس کے بعد آپ نے لغوی بحث ذکر کرتے ہوئے امام جوہری، امام ابن سیدہ، امام ابو عبید بن عبد الرحمٰن، امام ابو علی رحمہم اللہ کے اقوال ذکر کیے اور ساتھ وضاحت کی کہ اس تلخیص کو علامہ بدالدین عینیؒ نے اپنی شرح "عمدۃ القاری" میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مزید لغوی بحث ذکر کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی، امام قسطلانی، علامہ جرجانی اور امام مناوی رحمہم اللہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

بعد ازاں آپ نے علم کی دو اقسام بیان کی ہیں اور حوالہ کے لیے امام ابو البقاء الکفویؒ اور شیخ صالح بن فوزانؒ کے اقوال نقل کیے ہیں اور ان کے حوالہ جات دیئے ہیں۔

اس بیان کے بعد مولانا ریاض احمد نے ذکر کیا کہ علم کی اقسام میں سے "علم شرعی" کی اہمیت مسلمہ ہے، آپ لکھتے ہیں:

"والعلم الشرعی له اهمية كبيرة و فضيلة عظيمة في الإسلام ۔ و نصوص القرآن و السنة في فضل العلم كثيرة ، ليس هنا محل بسطها ۔ من أراد التفصيل فعليه أن يقرأ و يطالع كتب الاحاديث و خاصة الكتب التي حررت و صنفت في هذا الموضوع المهم ، مثلاً: تذكرة السامع والمتعلم لابن جامعة۔۔۔الخ" [23]

اختصار کی غرض سے اقتباس کو مختصر ذکر کیا ہے۔ اس اقتباس میں مولانا ریاض احمد ذکر کرتے ہیں کہ علم شرعی کی اہمیت اور عظمت اسلام میں مسلمہ ہے۔ اس بابت کثیر نصوص قرآن و حدیث میں مذکور ہیں، یہاں ان کے بیان کا محل نہیں ہے۔ ساتھ آپ نے یہ وضاحت کی کہ جو اس بابت تفصیل جاننے کا خواں ہے وہ علم کے موضوع پر لکھی گئی اہم کتب کا مطالعہ کرے۔ اس ضمن میں آپ نے درج ذیل کتب کے اسماء یہاں ذکر کیے ہیں:

1۔ تذکرۃ السامع والمتعلم از ابن جماعہؒ — 2۔ جامع بیان العلم از ابن عبد البرؒ
3۔ احیاء العلوم از غزالیؒ — 4۔ کتاب العلم از حافظ ابی خیثمہؒ
5۔ الفقیہ والمتفقہ از خطیب بغدادیؒ — 6۔ آداب الطالب از قاضی شوکانیؒ
7۔ شحذ الهمم الی العلم از محمد بن ابراہیم الشیبانیؒ — 8۔ شرح حلیۃ طالب العلم از شیخ ابن عثیمینؒ وغیرہ

اس بیان کے بعد شیخ ریاض احمد نے ترجمۃ الباب کی توضیح بیان کی ہے اور اس میں ذکر کیا کہ یہ باب اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ تحصیل علم میں مشقت آڑے آتی ہے جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تحصیل علم کے لیے ایک سمندر میں ایک طویل سفر کیا۔ اس ترجمہ باب سے گویا امام بخاریؒ نے علم کی عزت اور شرف کو ثابت کیا ہے کہ سمندر کا یہ سفر سیدنا موسیٰ و سیدنا خضر علیہما السلام کا علم کی طلب کے لیے تھا نہ کہ دنیا کے کسی مقصد کے لیے۔ اس کے بعد شرح الحدیث کے ضمن میں رجال حدیث کی توثیق کی بابت مولانا ریاض احمد نے ائمہ جرح و تعدیل کی توثیق نقل کی ہے۔

5۔فتح العزیز فی شرح بلوغ المرام:

"بلوغ المرام من ادلۃ الأحکام" حدیث کی معروف کتاب ہے۔ اس کے مؤلف حافظ ابن حجر العسقلانیؒ ہیں۔ اس کتاب کا شمار فقہی ترتیب والی کتب میں ہوتا ہے اور اسے عوام و خواص میں قبول عام حاصل ہے۔ تقریبا ہر دینی ادارہ میں یہ کتاب شامل نصاب ہے۔ اس میں احادیث معلق روایت

---

[23]۔ Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Tuḥfat al-Mulhim al-Bārī fī Sharḥ Thamāniyyāt al-Bukhārī*, 4.

کی گئی ہیں۔ یعنی مکمل سند کو حذف کر دیا گیا ہے۔ البتہ حافظ ابن حجرؒ ہر حدیث کے اختتام پر اس کے مرجع و مصدر کا ذکر کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب ایک ہزار پانچ صد اڑسٹھ(1568)احادیث پر مشتمل ہے۔

بلوغ المرام کی ہر عصر و عہد میں عربی زبان میں شروحات مرتب کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض شروحات کو قبول عام حاصل ہوا، مثلاً:

* البدر التمام شرح بلوغ المرام از حسین بن محمد المغربیؒ
* سبل السلام شرح بلوغ المرام از امام صنعانیؒ
* فتح ذی الجلال والاکرام بشرح بلوغ المرام از ابن عثیمینؒ
* تسہیل الالمام بفقہ الاحادیث من بلوغ المرام از صالح الفوزان
* توضیح الاحکام من بلوغ المرام از عبد اللہ البسامؒ
* من شرح بلوغ المرام للطریفی از عبد العزیز الطریفی
* منحۃ العلام فی شرح بلوغ المرام از عبد اللہ بن صالح الفوزان

اس کے علاوہ برصغیر پاک وہند میں بھی بلوغ المرام کی متعدد شروحات مرتب کی گئیں۔ انہی میں سے ایک شرح" فتح العزیز فی شرح بلوغ المرام" ہے۔ اس شرح کے مولف کا تعارف گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

کتاب کا تعارف اور اسلوب:

یہ کتاب ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس کا مخطوط مؤلف کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ ابتداء میں مؤلف نے صاحب بلوغ المرام کے تالیف کردہ مقدمہ کی مفصل و جامع وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں آپ متن کے الفاظ کی وجوہ بھی بیان کرتے ہیں اور اس کی لغوی توضیح اور اعراب کی تفصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ مؤلف نے اس شرح میں صرفی و نحوی ابحاث پر خاص توجہ دی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کا مطمع نظر بلوغ المرام کے طلبہ ہیں۔ بلوغ المرام چونکہ برصغیر پاک وہند میں مبتدی طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے لہذا مؤلف نے اس شرح کو اسی انداز میں مرتب کیا ہے۔

مقدمہ میں آپ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ امام ابن حجر العسقلانیؒ کے الفاظ کو " قولہ " کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس پر تفصیل اور جامعیت سے بحث کرتے ہیں۔ مثلاً: آپ نے مقدمہ کے ابتداء کی بابت لکھا:

" "قوله: الحمدلله على نعمه الظاهرة والباطنة قديما و حديثا"۔ ابتداء المؤلفؒ بكتابه بالحمد والثناء على الله المتين ، اقتداء بكتاب الله المبين۔ فان القرآن الكريم افتتح بفاتحة الكتاب وهى مبدوءة بالحمدلله رب العالمين ۔ وامتثالاً للامام الانبياء وخاتم المرسلين لانه كان يبداء خطبته بالحمد والثناء و سلوک مسالک العلماء المؤلفين۔ و "ال" فى قوله :" الحمد" للاستغراق ، اى جميع الحمد كله لله تعالى ۔ والحمد: هووصف المحمود بالكمال مع المحبة والتعظيم ۔واللام

فی " للّٰہ " تحمل معنین۔ الاول: الاختصاص، فان المختص بالحمد الکامل من جمیع الوجوہ ہو اللہ تعالی۔ والثانی : الاستحقاق، لانہ مستحق بکامل الحمد وہو أہل لہ سبحانہ و تعالی"[24]

درج بالا اقتباس میں شارح نے فقط دو الفاظ "الحمد اور للہ" پر بحث کی ہے۔ اس میں آپ نے درج ذیل امور ذکر کیے ہیں:

* امام ابن حجر العسقلانیؒ کا اپنی کتاب کو "الحمد" سے آغاز کرنے کا سبب بیان کیا کہ انہوں نے قرآن مجید کے طریقہ کی اتباع کی کہ قرآن مجید کا آغاز "الحمد للہ رب العالمین" سے ہو رہا ہے۔
* یہ ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ اپنے خطبہ کی ابتداء اللہ کی حمد و ثناء سے کیا کرتے تھے۔
* اسی طرح بیان کیا کہ مؤلفین علماء کا بھی یہی طریقہ ہے کہ وہ اپنی کتب کا آغاز اللہ کی حمد و ثناء سے کرتے ہیں۔
* اس کے بعد شارح نے لغوی بحث کا آغاز کیا اور ذکر کیا کہ "الحمد" میں الف لام کا داخل ہونا استغراق جنس کے لیے ہے، کہ الف لام نے ہمہ قسمی تعریف کو یہاں جمع کر دیا ہے، یعنی تمام تر تعریفات اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔
* پھر آپ نے "حمد" کی جامع اور مختصر تعریف ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اس سے مراد محمود کا وصف (تعریف) اکملیت کے ساتھ اور محبت و عظمت کے ساتھ بیان کرنا ہے۔
* اس کے بعد شارح نے لفظ جلالہ (اللہ) سے قبل موجود لام (للہ) کی بابت دو احتمالات ذکر کیے ہیں۔ اولاً: یہ کہ یہاں لام اختصاص کے لیے آیا ہے کہ اللہ عزوجل ہی تمام وجوہ سے کامل حمد کے لیے خاص ہیں۔ ثانیاً: یہ کہ یہاں لام استحقاق کے معنیٰ میں آیا ہے کہ کہ کامل حمد کے لائق اور مستحق ذات فقط باری تعالیٰ ہی کی ہے۔

اسی طرح مؤلف الفاظ کے اعراب کی بھی وضاحت کرتے ہیں، جیسے درج بالا اقتباس کے بعد آپ نے "النعم" کی بابت بیان کیا کہ یہ نون کے کسرۃ اور عین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ اور یہ "نعمۃ" کی جمع ہے۔ اس کے بعد شارح نے نعمت کی تعریف بھی بیان کی ہے، آپ رقمطراز ہیں:

"وہی کل ما یتمتع بہ الإنسان ، فیشمل جمیع نعمہ الدینیۃ و الدنیویۃ" [25]

"ہر وہ شے نعمت ہے کہ جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس میں دینی اور دنیاوی تمام نعمتیں شامل ہیں۔"

اسی طرح شارح اپنے کسی قول کی تائید میں آثار و اقوال بھی لاتے ہیں اور کسی شرح کا حوالہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً: درج ذیل الفاظ "والصلاۃ والسلام علی نبیہ و رسولہ محمد " کے ذیل میں آپ نے ذکر کیا کہ یہ اگرچہ جملہ خبریہ ہے لیکن یہ دعا کے معنیٰ میں ہے۔ اس کے بعد آپ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کر رہا ہے اللہ عزوجل آپ ﷺ پر رحمت اور درود بھیجے۔ اس ضمن میں شارح نے ذکر کیا کہ یہ معنیٰ معروف تابعی ابو العالیہؒ نے مراد لیا ہے۔ آپ رقمطراز ہیں:

"کما قالہ التابعی ابو العالیۃ الریاحی (صحیح البخاری،کتاب التفسیر، قبل الحدیث : 4797)" [26]

---

[24]۔ Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Fatḥ al-ʻAzīz al-ʻAllām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām* (manuscript, Multān, 2025), 1.

[25]۔ Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Fatḥ al-ʻAzīz al-ʻAllām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām*, 1.

[26]۔ Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Fatḥ al-ʻAzīz al-ʻAllām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām*, 2.

یہاں آپ نے تابعی کے قول کا حوالہ بھی دیا کہ صحیح البخاری، کتاب التفسیر میں اس تابعی کا یہ قول موجود ہے۔ حدیث نمبر 4797 سے قبل تابعی کے اس قول کے وارد ہونے کا یہ مطلب ہے کہ امام بخاریؒ اسے ترجمۃ الباب میں لائے ہیں، اصل مقام میں یہ قول اس طرح وارد ہوا ہے:

"قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: صَلَاةُ اللهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ، وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ" [27]

امام بخاریؒ "باب قوله ان الله و ملائكته يصلون على النبى" کے ترجمہ الباب کے تحت یہ قول لائے ہیں کہ ابو العالیہؒ نے ذکر کیا کہ اللہ کی طرف صلوٰۃ کی نسبت کا یہ معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے سامنے بندے کا ذکر کرتے ہیں، اور ملائکہ کی طرف صلوٰۃ کی نسبت کا یہ معنیٰ ہے کہ وہ بندے کے لیے اللہ کے حضور دعا کرتے ہیں۔

اس شرح میں شارح نے بلوغ المرام کی دیگر شروحات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مثلاً: "کتاب" کے لغوی معنیٰ کے ذکر کے بعد آپ نے یہ ذکر کیا کہ علماء کے ہاں اس سے مراد وہ چیز ہے کہ جس میں ابواب اور فصول جمع ہوں اور اس قول کی بابت آپ لکھتے ہیں:

"كذا فى تسهيل الالمام للفوزان وتوضيح الأحكام للبسامؒ" [28]

یہاں شارح نے اپنے قول کی تائید میں بلوغ المرام کی دو اہم شروحات کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے ایک شرح شیخ صالح بن عبد اللہ الفوزان کی "تسهيل الالمام بفقه الاحاديث من بلوغ المرام" ہے، جب کہ دوسری شرح شیخ عبد اللہ البسامؒ کی "توضيح الاحكام من بلوغ المرام" ہے۔

شارح نے احادیث کی شرح کرتے وقت رواۃ صحابہ کرام کے جامع اور مختصر احوال بھی نقل کیے ہیں۔ مثلا: بلوغ المرام کی پہلی حدیث درج ذیل ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْبَحْرِ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ" [29]

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے بارے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے"

اس حدیث کی شرح کرتے وقت مولانا ریاض احمد نے اولاً تو لفظ "عن" پر لغوی بحث کی، بعد ازاں آپ نے سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا جامع تعارف پیش کیا۔ آپ لکھتے ہیں:

"هو الصحابى الجليل الحافظ المكثر الفقيه المعروف بكنيته أبى هريرة ، اما اسمه فقد اختلف العلماء فيه على نحو من ثلاثين قولا، والراجح انه عبدالرحمن بن صخر، وقيل عبدالله بن

---

[27]- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb Qawlihi Inna Allāha wa-Malā'ikatahu Yuṣallūna ʻala al-Nabī, 6:120.

[28]- Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Fatḥ al-ʻAzīz al-ʻAllām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-Miyāh, ḥadīth no. 01.

[29]- Al-ʻAsqalānī, Aḥmad ibn ʻAlī ibn Ḥajar, *Bulūgh al-Marām min Adillat al-Aḥkām* (Riyāḍ: Dār al-Qabas, 2014), Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-Miyāh, ḥadīth no. 01.

صخر۔ اسلم عام خيبر، ولزم النبي ﷺ، بسمع منه الحديث و يروي عنه ، وقد دعا له النبيﷺ، وكان اكثر الصحابة حديثا ۔ افتي في زمن عمر بن الخطاب ؓ ، ولى المدينة من قبل مروان ، بلغ عدد الاحاديث التي رويت عنه 5374، مات في المدينة سنة 59 ھ و دفن بالبقيع" [30]

درج بالا اقتباس میں شارح نے راوی حدیث سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا جامع تذکرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے درج ذیل باتیں نقل کی ہیں:

* آپ رضی اللہ عنہ کی سعادتیں، یعنی حافظ الحدیث ہونا، کثیر الروایہ ہونا اور فقیہ ہونا ذکر کیا ہے۔
* سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے نام کی بابت اختلاف ذکر کیا ہے اور ان مختلف اقوال میں سے دو کو راجح قرار دیا ہے۔
* آپ کے قبول اسلام کے سال ذکر کیا ہے۔
* نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے تعلق کو، آپ ﷺ کی صحبت کے التزام کو ذکر کیا اور یہ ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔
* یہ ذکر کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔
* آپ رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ کے گورنر اور والی مقرر ہونے کا تذکرہ کیا۔
* آپ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ذکر کی اور آپ کا سن وفات اور مدفن ذکر کیا۔

شارح کا اس شرح میں ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ آپ کسی مختصر حدیث کی توضیح کی غرض سے اس کا مفصل بیان ذکر کرتے ہیں اور کسی دوسرے مصدر یا اصل مرجع سے مکمل حدیث کو شرح میں ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ درج بالا مختصر حدیث کو آپ مؤطاء امام مالک سے مفصل لائے ہیں۔

اسی طرح حدیث کی شرح میں شارح جہاں لغوی بحث کو تفصیل سے ذکر کرتے ہیں وہیں ہر حدیث سے مستنبط ہونے والے مسائل کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً درج بالا حدیث سے مصنف نے نو(9) بنیادی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ اسی طرح آپ نے احادیث کی تخریج کو بھی اپنی شرح کا حصہ بنایا ہے اور آپ حدیث کی سند پر بھی کلام ذکر کرتے ہیں اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

اس آرٹیکل میں ملتان ڈویژن کے علماء کی کتب احادیث پر عربی تعلیقات کا تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل کتب کو شامل بحث کیا گیا ہے:

1. **انعام المنعم الباری بشرح ثلاثیات البخاری:**

یہ ثلاثیات بخاری کی جامع شرح ہے۔ اس کے مؤلف شیخ عبد الصبور بن عبد التواب محدث ملتانیؒ ہیں۔ یہ کتاب مطبع جامعہ سلفیہ، بنارس، ہند سے 1979ء میں طبع ہوئی۔ ثلاثیات بخاری کی شرح کے بعد مؤلفؒ نے امام بخاریؒ کے شیوخ اور پھر ان کے اساتذہ کے جامع تراجم بھی ذکر کیے ہیں۔

[30] -Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad, *Fatḥ al-ʻAzīz al-ʻAllām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-Miyāh, ḥadīth no. 01.

2. التعليقات على حاشية ابى الحسن السندیؒ:

امام ابو الحسن سندھیؒ نے صحیح مسلم پر مختصر مگر جامع حواشی مرتب کیے ہیں جو کہ صحیح مسلم کے درسی نسخہ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، ملتان کے آخر میں مطبوع ہے۔ اسی حاشیہ سندھی پر شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ نے بعض مقامات پر مختصر تعلیقات درج کی ہیں۔

3. تعليق على مسند عمر بن عبدالعزيزؒ:

امام محمد بن محمد بن سلیمان المعروف ابن الباغندیؒ نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی روایت کردہ مرویات کو جمع کیا ہے۔ اس مسند پر شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ نے جامع حاشیہ درج کیا۔ اس مسند پر شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ نے بھی تعلیقات درج کی ہیں۔ آپ کی تعلیق والا نسخہ اولاً 1340ھ میں مکتبہ فاروقیہ، ملتان سے طبع ہوا۔ بعد ازاں اس کا دوسرا ایڈیشن 1396ھ میں طبع کیا گیا۔ اس نئے نسخہ میں صفحہ کے بالائی حصہ میں مسند کا متن ہے۔ صفحہ کے درمیان میں شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ کا حاشیہ ہے اور صفحہ کے اختتام میں شیخ عبد التواب محدث ملتانیؒ کی تعلیق ہے۔

4. تحفة الملهم البارى فى شرح ثمانيات البخارى:

یہ دنیاپور سے تعلق رکھنے والے عالم شیخ ریاض احمد اثری کی صحیح البخاری کی ثمانی روایات کی شرح ہے۔ یہ ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس کا مخطوط مؤلف کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔

5. فتح العزیز فی شرح بلوغ المرام:

یہ شیخ ریاض احمد اثری کی ہی "بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام" کی مفصل اور جامع شرح ہے۔ یہ ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس کا مخطوط مؤلف کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ مؤلف یہ شرح خصوصاً طلبہ حدیث کے استفادہ کی غرض سے مرتب کر رہے ہیں، لہذا اس میں لغوی ابحاث پر خاص توجہ دی گئی ہے اور حدیث کی تبیین و توضیح کے حوالہ سے نمایاں کام کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*. Bayrūt: Dār Ṭawq al-Najāh, 2001.
* Multānī, ‘Abd al-Ṣabūr. *In‘ām al-Mun‘im al-Bārī bi-Sharḥ Thulāthiyyāt al-Bukhārī*. Banāras, Hind: Maṭba‘ Jamā‘ah Salafiyyah, 1979.
* Al-Iṣfahānī, Ḥusayn ibn Muḥammad Rāghib. *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur’ān*. Bayrūt: Dār al-Qalam, 1991.
* Ibn Baṭṭāl, ‘Alī ibn Khalaf. *Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī li-Ibn Baṭṭāl*. Riyāḍ: Maktabat al-Rushd, 2003.
* Bhaṭṭī, Muḥammad Isḥāq. *Barsaghīr meṅ Ahl-i-Ḥadīth kī Awāliyāt*. Gujrānwālah: Dār Abī al-Ṭayyib, 2012.
* Muslim ibn Ḥajjāj. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*. Turkiyyah: Dār al-Ṭibā‘ah al-‘Āmirah, 1916.
* Multānī, ‘Abd al-Tawwāb. *Al-Ta‘līq ‘alā Ḥāshiyat Abī al-Ḥasan al-Sindī*. Multān: Maktabat Fārūqiyyah, n.d.
* Al-Bāghandī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn Sulaymān. *Musnad Amīr al-Mu’minīn ‘Umar ibn ‘Abd al-‘Azīz*. Dimashq: Mu’assasat ‘Ulūm al-Qur’ān, 1983.
* Al-Bāghandī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn Sulaymān. *Musnad ‘Umar ibn ‘Abd al-‘Azīz*. Multān: Maktabat Fārūqiyyah, 1976.
* Rashīdī, Badī‘ al-Dīn Shāh. *Al-Simṭ al-Ibrīz*. Multān: Maktabat Fārūqiyyah, 1976.

* Al-Kusī, ‘Abd al-Ḥamīd ibn Ḥumayd. *Al-Muntakhab min Musnad ‘Abd ibn Ḥumayd*. Maktabat al-Sunnah, 1988.
* Al-‘Asqalānī, Aḥmad ibn ‘Alī ibn Ḥajar. *Bulūgh al-Marām min Adillat al-Aḥkām*. Riyāḍ: Dār al-Qabas, 2014.
* Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad. *Tuḥfat al-Mulhim al-Bārī fī Sharḥ Thamāniyyāt al-Bukhārī* (manuscript). Multān, 2025.
* Al-Atharī, Riyāḍ Aḥmad. *Fatḥ al-‘Azīz al-‘Allām fī Sharḥ Bulūgh al-Marām* (manuscript). Multān, 2025.